مرثیہ:۲۰

درحال حضرت علی اکبر علیہ السّلام

مطلع

حضرتؑ سے رضا لے کے چلے جب علی اکبرؑ

تعدادِ بند:۶۵

غازی آباد-- ۱۷جنوری ۱۹۱۷ء

www.emarsiya.com

۱

حضرتؑ سے رضا لے کے چلے جب علی اکبرؑ بے نور ہوئے دیدۂ فرزندِ پیمبرؐ
راہی تھا سوئے فوجِ ستم وہ مہِ انور جاتے تھے یہ کہتے ہوئے پیچھے شہِؑ مضطر

بیٹا مرے دل کو نہ دُکھاتے ہوئے جاؤ
۲ پھر آخری دیدار کراتے ہوئے جاؤ

رَہوار سے اُترا شہِؑ مظلوم کا جایا بیکس نے جواں مرگ کو سینے سے لگایا
بچھڑے ہوئے یوسفؑ کو جو یعقوبؑ نے پایا کس درد کی آواز سے رو کر یہ سُنایا

پردیس میں بے کس ہمیں کیوں کرتے ہو بیٹا
۳ بابا کی ضعیفی میں جواں مرتے ہو بیٹا

جب شاہؑ سے رخصت ہوا وہ خاصۂ قیوم غش کھا کے گرے خاک پہ یاں سیدِ مظلوم
واں لشکرِ بے پیر میں آمد کی ہوئی دھوم مانندِ کمر ہستیِ اعدا ہوئی معدوم

آنکھیں بھی ہوئیں سُرخ یہ غیظ آیا سپہ پر
۴ شب خون پڑا شامیوں کے روزِ سیہ پر

لشکر کے سمندر میں ہے، آمد کا تلاطم شمشیروں کی موجیں بھی ہیں نبضوں کی طرح گُم
پُتلی سے ہیں سُرمہ بہ گلو آنکھ کے مردم اب غنچۂ امید نہیں محوِ تبسم

ہیں باغیوں کے خشک دہن، رنگ اُڑا ہے
۵ کانٹوں سے زباں کے گُلِ اُمید بھرا ہے

غازی کا فرس رو میں ہے یا جوش میں قُلزم گرداب میں پُتلی کے ہیں آنکھوں کے بھی مردم
سُرعت کے نصیبے کا ستارا ہے تہہِ سُم میداں ہے کہ فردِ عملِ دفترِ انجم

اللہ رے سرعت فرسِ حور لقا کی
ہر نقشِ قدم میں ہے تڑپ قبلہ نما کی

www.emarsiya.com

٦

اللہ رے ہمشکلِ پیمبرؐ کی جلالت ایمان سے ہے کفر جدا، شرع سے بدعت
شادی سے اَلم، رات سے دن، نور سے ظلمت عصمت سے گُنہ، راہِ ہدایت سے ضلالت
آہو سے اسد پھول سے خار آج الگ ہے
٧ گردوں سے غبار آب سے نار آج الگ ہے

اس طرح قریں آپؐ سے ہے شوکت وسطوت جس طرح نبیؐ سے شبِ معراج میں رحمت
اس طرح سے ہمراہ ہے ارمانِ شہادت جس طرح نبوت کی جلو دار امامت
اس طرح اُڑا رنگِ فلک خوفِ جری سے
٨ جس طرح کہ جبریل کے پر تیغِ علیؑ سے

اللہ رے جمالِ پسرِ حضرتِ شبّیرؑ آئینۂ قدرت میں جلالت کی ہے تصویر
انجم کی زرہ ہے نہ مہِ نو کی ہے شمشیر افلاک پہ گردش میں ہے سیاروں کی تقدیر
چہرہ کی چمک دیکھ کے یہ شور بپا ہے
٩ لو ظلِّ خدا دھوپ کے سانچے میں ڈھلا ہے

اقبال کے ڈنکے کو بجاتی ہے جو ہیبت نقارۂ گردوں کے اُلٹنے کی ہے نوبت
مریخ کا اب ظلم نہ کیواں کی نحوست دن بن کے اُڑی جاتی ہے خورشید کی رنگت
ہیبت کا اثر تھا نہ فقط جنّ و مَلَک پر
١٠ بن بن کے بخارات گیا آب فلک پر

رُخ سے ہے عیاں رعبِ شبابِ شہِ دلگیر یوسفؑ کو بھی اب یاد نہیں خواب کی تعبیر
تقدیرِ سکندر ہے زُلیخا کی طرح پیر اکبر کے تجمّل پہ اذاں کہتی ہے تکبیر
ہوگا نہ زمانے میں نبیؐ خیر ورا سا
ہدیہ علی اکبرؑ سا، شہنشاہ خدا سا

www.emarsiya.com

۱۱

مریخ بھی ہے تیغ صفت سر کو جھکائے   بادل دلِ نیساں پہ غم و رنج کے چھائے
ہر چند کہ چکّر فلکِ پیر نے کھائے   مژگاں نے دلِ مہر پہ سو تیر لگائے
افلاک نے دیکھا جو سماں پلکوں کی ضو کا
آنکھوں میں کھٹکنے لگا کانٹا مہِ نو کا ۱۲

دیکھا نگہِ غیظ سے گردوں کو جو اِک بار   بے جاں ہوا شمشیرِ نظر سے وہ جفا کار
قُطبین ہیں دو دیدۂ چرخِ ستم اطوار   ثابت ہے کہ ان دونوں کو گردش نہیں زنہار
پھرتی ہیں کہیں کشتۂ شمشیر کی آنکھیں
کس طرح پھریں اب فلکِ پیر کی آنکھیں ۱۳

یوں دبدبے کو وارثِ حیدرؑ نے دبایا   خود کاہکشاں نے بھی نشاں ڈر کے ہٹایا
خورشید نے گو دھوپ کو سائے میں چھپایا   اِس پر بھی لرزتا ہی رہا، چین نہ آیا
گردوں پہ مہِ نو جو نہیں آج عیاں ہے
وہ بن کے حُسام آپ کی کاٹھی میں نہاں ہے ۱۴

مانندِ فلک سجدے میں سرخم ہیں بنی جاں   ہر نقشِ سُمِ اسپ بنا مُہرِ سلیماں
رہوار پہ اسوار ہے شہزادۂ ذیشاں   یا دوشِ پیمبرؐ پہ جلوسِ شہِ مرداں
ضو رُخ کی یہ کہتی ہے ندا ماہ کو دے کر
عیسیٰؑ وہ چلے چرخ پہ انجیل کو لے کر ۱۵

ممتاز تھا یوں خانہ زیں اُن کی ضیا سے   جس طرح دلِ ختمِ رُسُل حق کی وِلا سے
آئینۂ دیں میں ہے جلا رُخ کی صفا سے   مضمون ملا اور ،گرزُلفِ رسا سے
اِک غُل ہے یہ اعجازِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
لو زلف کے سانچے میں شب نور ڈھلی ہے

www.emarsiya.com

۱۶

کھینچوں ورقِ مہر پہ اس ماہ کی تصویر   چہرہ ہے کہ فردِ عملِ حضرتِ شبّیرؑ
ماتھے کی شکن جوہرِ آئینۂ تقدیر   یہ مصحفِ رُخ ہے کہ گُلِ گلشنِ تسخیر
سُرخی کے مضامیں سے بہار آئی چمن میں
پھولی شفقِ صبحِ جناں باغِ سخن میں

۱۷

دو چاند ہیں رخسار یہ ایک ایک نے جانا   ہیں مثلِ یداللہ و نبیؐ فردِ زمانا
یوں دونوں کی تسبیح پہ مامور ہیں دانا   جس طرح کہ عیدین کا لازم ہے دوگانا
صلواۃ پڑھو حکم یہ ہے خیرِ بشر کا
مسنون نہ سمجھو یہ فریضہ ہے سحر کا

۱۸

کہتے ہیں یہ غنچے کہ ہے رُخ گلشنِ جنّت   جنت کا ہے ایماں کہ یہاں کب ہے یہ نُزہت
کہتی ہیں حدیثیں کہ ہے قرآں کی شرافت   وہ کہتا ہے مجھ میں یہ نہیں نور کی صورت
ضو کا ہے بیاں شمعِ شبستانِ ضیا ہے
وہ کہتی ہے جلنا مری قسمت میں لکھا ہے

۱۹

طے کر چکے ہیں یہ کرم و جود کے جادے   ماتھے کی چمک بختِ سکندر کو جگا دے
ہر تارِ نظر موسیٰؑ عمراں کو عصا دے   یعقوبؑ کے شہزادے ہیں یوسفؑ کے مُخوادے
سر تا بہ قدم جلوۂ محبوبِ خدا ہے
اِک سایہ مگر احمدِؐ مرسل سے سوا ہے

۲۰

پنجے کو کہوں گر یدِ قدرت تو بجا ہے   اللہ کے ہر کام کو انجام دیا ہے
ہاں خُمس کا طالب یہ پئے دستِ خدا ہے   اُنگلی نہیں شمعِ لحدِ عقدہ کشا ہے
پَرتو کبھی پڑ جائے جو انگشت کی ضو کا
پرویں کی گرہ کھولدے ناخن مہِ نو کا

www.emarsiya.com

۲۱
لو اخترِ مضموں کا ملا جلوۂ تائید   ہے ناف کی تشبیہ گُلِ گلشنِ توحید
جب ناف کے تارے کی دَمِ سیر ہوئی دید   گردابِ تحیر میں گھرا چشمۂ خورشید
تشبیہ نئی نور کے سانچے میں ڈھلی ہے
۲۲ یہ ناف ہے یا غنچۂ اُمیدِ علیؑ ہے

یوں جنگ کے میدان میں پہنچا وہ غضنفر   کُفّار کو جیسے خبرِ غزوۂ خیبر
نیت میں چھپی حرص طبیعت میں چھپا شر   تارِ نظر آنکھوں میں چبھونے لگے نشتر
اپنے بھی تھے بیگانے یہ اعداء پہ بلا تھی
۲۳ خود آہِ کشیدہ بھی اُنہیں تیرِ قضا تھی

تھے دُرِّ سخن دُرجِ دہن سے جو نمایاں   خود رفتہ تھے مردُم تو مسخر تھے بنی جاں
اعجاز نما تھا پسرِ خاتمِ دوراں   ہر لفظ کے تھا زیرِ نگیں نقشِ سلیماں
چُپ شہرِ خموشاں کی طرح فوجِ شقی تھی
۲۴ مُہرِ خَتَم اللہ دہانوں پہ لگی تھی

نعرہ تھا کہ حاکم ہے کدھر ہاں ادھر آئے   ہم مصحفِ اعجاز و کرامت کے ہیں آیے
قرآن میں ظاہر جو شرف ہم نے ہیں پائے   ایسی کوئی دعوے کی سند ہم کو دکھائے
عالی نسب ایسا کوئی عالم میں نہیں ہے
۲۵ دادا کا شرف سورۂ یٰسین سے مبیں ہے

بابا وہ ہے خط لکھ کے جسے تم نے بلایا   مہمانی کے بدلے اُسے غربت میں ستایا
عمو وہ ہے دریا پہ لہو جس کا بہایا   ماں وہ ہے کہ صبر اُس نے نبیؐ زادی کا پایا
اِک اُن کا یہ خادم ہے جو میداں میں کھڑا ہے
اِک جھولے میں اِک خاک پہ بے ہوش پڑا ہے

www.emarsiya.com

۲۶

گو لُٹ چکی ہے پہلے بھی وہ بے کس ومضطر پر جب تو نہ تھی شاملِ ناموسِ پیمبرؐ
مظلوم کی زوجہ تھی نہ معصوم کی مادر اُس پر بھی مسلمانوں نے چھینا نہ تھا زیور
شاہی کا نہ آداب بُھلایا تھا کسی نے
۲۷ سر برہنہ در در نہ پھرایا تھا کسی نے

کام آگئے میدان میں آج اپنے پرائے اب دیکھئے گردوں اُنہیں کیا دَور دکھائے
وہ وقت مسلمانوں کو یاد آئے نہ آئے نادار سمجھ کر کوئی شاید نہ ستائے
انگشت نمائی سے جو ظالم نہ ڈریں گے
۲۸ زہراؑ کی بہو ہونے کا تو پاس کریں گے

چلائی سکینہؑ مِرے بیرن اِدھر آؤ اماں کو غش آیا ہے تم ہی آکے اٹھاؤ
کہتی ہیں کلیجہ پہ نہ تلوار پھراؤ مر جاؤں گی اے لال مِرا دل نہ دُکھاؤ
بعد آپ کے جینے کا ارادہ نہیں بیٹا
۲۹ سر کھلنے کا غم تم سے زیادہ نہیں بیٹا

میں خوش ہوں کہ لشکر مجھے سر ننگے پھرائے پر خاک میں زہراؑ کی کمائی نہ ملائے
لیکن مجھے کیونکر کوئی اس غم سے بچائے ہے خواہشِ تقدیر کہ یہ ٹھوکریں کھائے
وارث سے بھی فرقت ہو بچھڑ جائے پسر بھی
۳۰ قسمت میں لِکھا ہے کہ جلے کوکھ بھی گھر بھی

ہر چند کہ دل ہل گیا خواہر کے سخن سے غیرت نے سرکنے نہ دیا شیر کو رن سے
اعدا سے مخاطب ہوئے یوں طرزِ حسنؑ سے گردوں ہے سرافراز ستاروں کے چمن سے
دن مہرِ جہاں تاب سے شب بدرِ دُجا سے
مُمتاز ہیں ہم زور شہؑ قلعہ کشا سے

www.emarsiya.com

۳۱

کیوں ہم سے مخالف ہو کہ حیدرؑ کے خلف ہیں   ہم زینتِ اورنگِ سلیمان شرف ہیں
اِس بات پہ آیات اٹھانے کو حلف ہیں   ہم مُہرِ نبوت کے لئے دُرِّ نجف ہیں
ہاں دین بھی خود لایا ہے ایمان ہمیں پر
حج طوف کے پردے میں ہے قربان ہمیں پر ۳۲

تعذیرِ عدو کا جو کریں دل میں ارادہ   موذی کے لئے مار بنے ظلم کا جادہ
ہر نقش سے ہستی کا ورق ہو ابھی سادہ   خیبر کی طرح سے ہو درِ فتح کشادہ
خالق نے کیا فرض اطاعت کو ہماری
خود خُمس و زکواۃ آئے ہیں بیعت کو ہماری ۳۳

یہ تیغِ یداللہ کا ہے دَور جہاں میں   روشن ہے کہ بوڑی نہیں سورج کی سناں میں
پنجہ نہیں ثابت علَمِ کاہکشاں میں   خمیازہ کی خو کب ہے مہِ نو کی کماں میں
انسان تو کیا روحوں کو خود خوف ہے تن میں
چار آئینہ ہے چار عناصر کا بدن میں ۳۴

یہ سُنتے ہی لشکر سے برسنے جو لگے تیر   تلوار کھنچی میان سے یا موت کی تصویر
رہوار پہ تن کر جو کیا نعرۂ تکبیر   گرد آپ کے پھر کر یہ پکارا فلکِ پیر
داؤدؑ تجھے سوزِ خُدا ساز سے جانا
اللہ کو اکبرؑ تری آواز سے جانا ۳۵

کاٹھی سے جُدا یوں ہوئی تیغِ صُفہانی   جس طرح کہ موسیٰؑ کے لئے سنگ سے پانی
لشکر پہ چلی جھوم کے وہ دشمنِ جانی   یا جوش پہ آئی کسی دلبر کی جوانی
اس طرح جھکی قتل پہ وہ اہلِ جفا کے
جس طرح کہ زاہد کوئی سجدے میں خُدا کے

www.emarsiya.com

۳۶

شہزادے نے آغاز جو کی رن میں لڑائی الحمد بھی خود فاتحہ پڑھتی ہوئی آئی
بسم اللہ بھی بسمل ہوئی وہ شان دکھائی کی سورۂ صف پڑھ کے ہر اک صف کی صفائی
در آتی تھی ہر دل میں وہ نیت کی طرح سے
۳۷ جھکتی تھی لڑائی میں وہ رکعت کی طرح سے

گل رنگ نہیں جوہرِ آئینۂ شمشیر شنجرف شفق سے ہے رقم آیہ تسخیر
یا مُصحفِ گل پر صفتِ آل ہے تحریر یا نہرِ بہشتی میں ہے یکجا عسل و شیر
مضمون نیا سُرخیٔ جوہر سے جلی ہے
۳۸ ہاں شاہدِ نصرت نے حنا آج مَلی ہے

اُس تیغ سے اس طرح پریشاں تھے وہ بدخو جس طرح کہ لیلیٰ شبِ قدر کے گیسو
یوں خون میں ڈوبی تھی دمِ جنگ وہ مہرو جیسے لبِ دریا شہِؑ ذیجاہ کا بازو
اس طرح خمیدہ تھی وہ افواجِ ستم میں
۳۹ جس طرح کہ حضرت کی کمر بھائی کے غم میں

آئینۂ قدرت ہے یہی تیغِ خداساز ہے جوہرِ شمشیر عدالت سے سرافراز
میداں میں قیامت کے جو دکھلائے یہ اعجاز دہشت سے پھرے صور کی نکلی ہوئی آواز
باطن میں بھی ہیں خوبیاں ظاہر کی طرح سے
۴۰ سرخم ہے حبیب ابنِ مظاہرؓ کی طرح سے

آئی ہوئی تھی فوج کے بیڑے پہ تباہی دکھلانے لگیں پُتلیاں مرقد کی سیاہی
خود سبزۂ جوہر یہی دیتا ہے گواہی ہاں بحرِ فنا میں ہے اسی خضرؑ کی شاہی
تھی ناب کی تنویر پہ تقریر یہ ضو کی
ہے چشمۂ خورشید میں کشتی مہِ نو کی

www.emarsiya.com

۴۱

قبضے میں وہ شمشیر ہے جو دم نہیں لیتی　قبروں سے ہے ثابت کہ چھنا ہے دلِ گیتی
ارماں کو بھی یہ دل سے نکلنے نہیں دیتی　یہ خون بہایا کہ ترائی ہوئی ریتی
یاں ڈر کے رکھا خودِ قمر سر پہ زمیں نے
۴۲ واں لی سپرِ ہفت فلک روحِ امیں نے

خاک ایک طرف اس سے اُڑا موت کا خاکا　مشکل تھا اُترنا جو سرِ فوج جفا کا
اِک آن میں پُل بن گئی یہ بحرِ فنا کا　تلوار سے کٹ کٹ کے اُڑا رنگ ہوا کا
اللہ رے اثر تیغِ دلاور کی چمک کا
۴۳ دو ٹکڑے ہے سُم آج تلک گاوِ فلک کا

اِس تیغ کے پانی سے جلی آب گہر میں　اب تک ہے لپک خوفِ حرارت سے شرر میں
مثلِ دلِ عاشق تھی یہ معشوق کے بر میں　آواز کی مانند گئی گوشِ سپر میں
سوفار نے لب اور نہ زباں تیر نے کھولی
۴۴ نیزے کی گرہ ناخنِ شمشیر نے کھولی

گر سہم کے تیر اپنا عطارد نہ چھپاتا　پھر امن کا گوشہ کہیں عالم میں نہ پاتا
ڈرتا نہ اگر چرخ تو یوں چرخ نہ کھاتا　اِس تیغ کے آگے جو بل ابرو پہ نہ آتا
انگشت نُما پھر مہِ نو کاہے کو ہوتا
۴۵ یوں شمع کی جلتی ہوئی لَو کاہے کو ہوتا

نیزہ جو ستمگار نے سینے سے نکالا　غش کھا کے گرا شاہ کے آغوش کا پالا
یاں سُن کے خبر لاش پہ آئے شہِؑ والا　زینبؑ کا وہاں غم سے ہوا دل تہہ و بالا
ہر چند کیا ضبط پہ دل کو نہ کل آئی
خیمے سے نبی زادی تڑپ کر نکل آئی

www.emarsiya.com

۴۶

بھائی کا رہا دھیان نہ پردے کا رہا ہوش — یہ بھی نہ خبر تھی میں کُھلے سر ہوں کہ روپوش
اکبرؑ سے گلے ملنے کو کھولے ہوئے آغوش — دو مرتبہ زینبؑ کو یہ الفت کا ہوا جوش
حالت جو ہوئی مَیّتِ ہم شکلِ نبیؐ پر
سر پیٹتی آئی تھی یونہی لاشِ اخی پر

۴۷

لکھا ہے کہ جب لُٹ گئی مظلوم کی سرکار — زہراؑ کے کلیجے پہ پھری ظلم کی تلوار
بن بھائی کی زینبؑ ہوئی بن باپ کا بیمار — سیدانیاں گھبرا کے تڑپنے لگیں اِک بار
پر زینبِ مضطر کو نہ خیمے میں کَل آئی
بچوں کو لئے ساتھ کُھلے سر نکل آئی

۴۸

رَن ہلتا تھا واں فتح کے باجوں کی صدا سے — جنبش تھی اُدھر عرش کو زینبؑ کی بُکا سے
پیچھے کئی رانڈیں کئی بچّے تھے ذرا سے — نوحہ تھا کہ ہے ہے مرے بےکس مرے پیاسے
میں آنے نہ پائی کہ سفر کر گئے بھیّا
صد حیف کہ میں جیتی ہوں، تم مر گئے بھیّا

۴۹

نکلی تھی ابھی گھر سے ید اللہ کی پیاری — جو خیمے جلانے کو بڑھے فوج سے ناری
کنبے کی عزادار یہ گھبرا کے پکاری — اب بھی تمھیں رحم آیا نہ غربت پہ ہماری
لِلّٰہ ترس کھاؤ کہ آفت کی گھڑی ہے
اُلٹی ہوئی مسند مرے نانا کی پڑی ہے

۵۰

دل ہِل گئے زینبؑ نے یہ کلمہ جو سنایا — اس پر بھی مگر عمرِ لعیں باز نہ آیا
بے رحم نے گھر اپنے پیمبرؐ کا جلایا — بن باپ کی بچّی کو ستمگر نے رُلایا
اب ضبط کا یارا ہے نہ قابو میں زباں ہے
منہ پیٹیں سب اپنا کہ طمانچے کا بیاں ہے

www.emarsiya.com

۵۱

لو مومنو! ہنگام ہے، سر کھولنے کا اب　　قیدی ہوئے سجادؑ چھنی چادرِ زینبؑ
کیوں آنکھ میں تاریک نہ ہو دن صفتِ شب　　زہراؑ و پیمبرؐ کا تبرک بھی لٹا سب
ہنگامِ سحر شام کے عازم جو شقی ہیں
۵۲ اب لاشوں سے سیدانیاں رخصت کو چلی ہیں

مقتل میں نبی زادیاں پہنچیں جو کھلے سر　　رونے لگیں سب پیاروں کے لاشوں سے لپٹ کر
گریاں تھی دلہن لاشۂ فرزندِ حسنؑ پر　　اکبرؑ کے گلے مل کے یہ چلاتی تھی مادر
تم کو مِرے پردے کا بہت دھیان تھا بیٹا
۵۳ دیکھو مِری قسمت میں یہ سامان تھا بیٹا

اکبرؑ سے یہاں کہتی تھی یہ بانوئے سرورؑ　　تھی محوِ بُکا لاشۂ شبّیرؑ پہ خواہر
اس طرح بیاں کرتا ہے اِک راویِ مضطر　　ہر لاش پہ اِک پردہ نشیں پیٹتی تھی سر
مقتل میں ہر اِک سمت قیامت کا سماں تھا
۵۴ دو لاشوں پہ لیکن نہ کوئی محوِ فغاں تھا

فِضّہ کے قریب آ کے یہ اِک شخص نے پوچھا　　اِن بیوں میں کیا کوئی یگانا نہیں اِن کا
کس بی بی کے بچّے ہیں یہ دو بے کس و تنہا　　حیراں ہوں کہ اِن لاشوں پہ کوئی نہیں روتا
وہ بولی نہ رونے کا تعجب تجھے کیا ہے
۵۵ یہ اُس کی کمائی ہے جو بھائی پہ فدا ہے

داغ اُس کے کلیجے میں ہے شاہِؑ شہدا کا　　اِس وقت اُسے ہوش کہاں اِن کی عزا کا
بھائی سے زیادہ ہے اُسے نام خدا کا　　بیٹوں کا نہیں دھیان یہ ہے جوش وِلا کا
میں روؤں گی اِن کو یہ مِرے لختِ جگر ہیں
بی بی کے نواسے ہیں خوزادی کے پسر ہیں

www.emarsiya.com

۵۶

کیا نام بتاؤں تجھے اُس کوکھ جلی کا زینبؑ ہے وہ ہمشیرِ شہِ بے کس و تنہا
ماں جائے کے غم میں نہیں بیٹوں کی بھی پروا زہراؑ کی طرح سبطِ پیمبرؐ کی ہے شیدا
ہر حال میں ہمراہ ہے غم ہو کہ محن ہو
شبّیرؑ سا بھائی ہو تو زینبؑ سی بہن ہو

۵۷

اب تازہ قیامت یہ سُنیں عاشقِ سرورؑ لپٹی ہے یہاں لاشۂ شبّیرؑ سے خواہر
واں فوج سے ناقے لئے آئے ہیں ستمگر یہ کہتی ہے تنہا ہے یہاں لاشِ برادر
دکھلاؤں گی کیا حشر میں منہ بنتِ نبیؐ کو
جنگل میں اکیلا تو نہ چھوڑوں گی اخی کو

۵۸

بس رہنے دو لوگو مجھے یاں سے نہ اٹھاؤ بن بھائی کی تو کر چکے اب تو نہ ستاؤ
کیا مجھ سے غرض کوچ کرو اونٹ بڑھاؤ سر برہنہ در در مرے کنبے کو پھراؤ
فرقت کا الم تو نہ سہا ہے نہ سہوں گی
جس جا مرا بھائی ہے وہیں میں بھی رہوں گی

۵۹

گو پشت میں نیزوں کو چبھوتے تھے ستمگار مقتل سے نہ اُٹھتی تھیں مگر زینبؑ ناچار
سجّادِ حزیں کہتے تھے تنہا ہے یہ بیمار دُرّہ لئے ناگاہ بڑھا شمرِ جفا کار
کس منہ سے کہوں آہ کہ کیا بے ادبی کی
تھرّا کے اُٹھی لاش حسینؑ ابنِ علیؑ کی

۶۰

یہ کہہ کے اُٹھی خاک سے وہ ثانئ زہراؑ لو جاتی ہوں بھائی تمھیں اللہ کو سونپا
پھر بولی کہ بیبوں کے قریب آئیں نہ اعدا اونٹوں پہ بٹھائے گی اُنہیں خود یہی تنہا
اعدا کو بھی غربت پہ رُلانے لگیں زینبؑ
ناقوں پہ اسیروں کو بٹھانے لگیں زینبؑ

www.emarsiya.com

٦١

دل تھام کے یوں بیوۂ شبرؑ کو پکاری　　بھابی ادھر آؤ کہ ہے تیار سواری
نوشاہ تو میدان میں سوتا ہے میں واری　　یہ خادمہ موجود ہے خدمت کو تمھاری
ہے پاس بڑے بھائی کا اس زار و حزیں کو
ہاں پہلے میں ناقے پہ بٹھادوں گی تمھیں کو ٦٢

پھر مادرِ اکبرؑ کو ندا دی یہ تڑپ کر　　لو تم بھی چڑھو اونٹ پہ اے بانوئے سرورؑ
اب سر پہ نہ شوہر ہے نہ پہلو میں ہے دلبر　　بھائی کے عوض ہاتھ کو تھامے گی یہ مضطر
چلتے ہوئے اکبرؑ کو بہت فکر تھی ماں کی
تڑپے نہ کہیں روح مِرے شیرِ جواں کی ٦٣

یاں تک کہ کنیزوں کو بھی اونٹوں پہ چڑھایا　　تنہا جو رہیں آپ تو دل غم سے بھر آیا
قاسمؑ کو پکارا کبھی اکبرؑ کو بلایا　　مڑ کر سوئے دریا کبھی یہ شور مچایا
چھٹتی ہے بہن تم سے یہ آفت کی گھڑی ہے
مل جاؤ سواری مِری تیار کھڑی ہے ٦٤

یہ کہہ کے چلی پھر طرفِ لاشۂ سرورؑ　　پاس آکے یہ چلائی وہ با حالتِ مُضطر
کیا خاک پہ یاں چین سے سوتے ہو برادر　　واری گئی ناقے پہ بٹھادو مجھے اُٹھ کر
اِس وقت بہن بے کس و ناچار ہے بھیّا
سجّاد ہے باقی تو وہ بیمار ہے بھیّا ٦٥

لکھا ہے کہ اس درد سے چلّائی وہ بے پر　　جنبش میں کئی مرتبہ آیا تنِ بے سر
آئی یہ ندا حلقِ بُریدہ سے کہ خواہر　　تنہا تمھیں چھوڑے گا نہ یہ بے کس و مضطر
مظلوم کو فرقت میں نہ چین آئے گا زینبؑ
ہمراہ تمھارے مِرا سر جائے گا زینبؑ

www.emarsiya.com